مسعود ملت

کی دینی و علمی خدمات

......(تصانیف کی روشنی میں)......

تحریر

مولانا محمود علی مسعودی

☆

مرتبہ

اقبال احمد اختر القادری

ناشر

جامعہ غوثیہ قادریہ

جامع مسجد گیلان آباد، کھوکھراپار، ملیر، کراچی

نام .... مسعود ملت کی دینی و علمی خدمات
تحریر .... مولانا محمود علی مسعودی
ترتیب و تخریج .... ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
تقدیم .... مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی
سنِ اشاعت ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء
طباعت .... ایک ہزار
مطبع .... الرضا پبلی کیشنز کراچی 0300-2393848
حروف سازی .... دانیال انصاری/اویس انصاری، کراچی
ناشر .... جامعہ غوثیہ قادریہ، ملیر کراچی
ہدیہ ....

ملنے کے پتے

۱۔ جامعہ غوثیہ قادریہ : جامع مسجد گیلان آباد، کھوکھراپار، ملیر کراچی۔
۲۔ ادارۂ مسعودیہ : ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی۔
۳۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز : ضیاء منزل (شوگن مینشن) ایم اے جناح روڈ، عیدگاہ، کراچی۔
۴۔ اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ: رضا لائبریری، ایل۔۳۱۷، سیکٹر ۵۔بی۔۲، نارتھ کراچی۔

انتساب

☆☆

میں اپنی اس کاوش کو اپنے مرشد کریم
حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
اور اپنے والد ماجد
حضرت محمد رکن الدین انصاری
کی نذر کرتا ہوں کہ جن کی نظر عنایت نے مجھے کسی قابل بنادیا

☆
☆
☆

خاک پائے مسعود ملت
محمود علی مسعودی
(مہتمم، جامعہ غوثیہ قادریہ کھوکھراپار ملیر، کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقدیم

مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی

☆☆

حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمۃ نے دینی خدمات کے ذریعے طالبین طریقت کو شریعت کے زیور سے آراستہ فرمایا اور ان کی صورتوں اور سیرتوں کو بدل کر صراط مستقیم پر لگایا' حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمۃ نے ہر قسم کے اعزازات، انعامات، اکرامات اور تعریف و توصیف سے بے نیاز ہو کر دینی و ملی خدمات انجام دیں اور سارے دنیوی اعزازات دنیا ہی میں چھوڑ کر حضور انور ﷺ کی محبت کا سب سے بڑا اعزاز ''تمغۂ محبت'' ساتھ لے گئے جو آج بھی آپ کی قبر شریف میں آپ کے سینہ مبارک پر سجا ہے۔ ہاں

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

برادرم مولانا محمود علی مسعودی زید مجدہٗ اپنے مرشد کریم حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد مسلسل اپنے قلم کے جوہر دکھا رہے ہیں اور ہر سال اپنے مرشد کی خدمت میں علمی نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ یہ ان کا تازہ شاہکار ہے جس کا نام ''مسعودِ ملت کی دینی و علمی خدمات'' رکھا ہے۔ انہوں نے اپنی اس تصنیف میں حضرت مسعودِ ملت علیہ الرحمۃ کی دینی و علمی خدمات پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے۔ مدیر مجلہ ''المظہر کراچی'' برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زید مجدہٗ نے بڑی محنت کے ساتھ نظر ثانی کر کے ترتیب و تخریج فرمائی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ برادرم مولانا محمود علی مسعودی کو یہ سعادت عطا فرمائے کہ وہ اپنے مرشد کے حضور ایسے تحائف پیش کرتے رہیں۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسعودِ ملت کی دینی و علمی خدمات

☆☆

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (توبہ:۱۱۹)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور (قول و عمل کے) سچوں کے ساتھ ہو جاؤ''

اس آیت مبارکہ میں لفظ '' کُوْنُوْا '' امر کا صیغہ ہے، جس میں صادقین کے ساتھ ہمیشہ رہنے اور اُن کی محبت و ہم نشینی کو ہمیشہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگر آج مشکل یہ ہے کہ قول و عمل کے سچے صادقین نایاب و کمیاب ہیں۔ اگر ہم خود اپنا محاسبہ کریں تو خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ قول و عمل کی یکسانیت کے ساتھ دل کا سچا ہونا کتنا مشکل ہے، جبھی تو صادقین اور صالحین بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے بھی اچھے لوگوں کی ہم نشینی اختیار کرنے اور بُرے لوگوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اچھائی اپنانے اور بُرائی سے بچنے کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے، جب انسان کو علم ہی نا ہوگا تو نا خود بچ سکے گا اور نہ ہی دوسروں کو بچا سکے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے کتنی پیاری مثال بیان فرمائی ہے چنانچہ

بخاری شریف کتاب البیوع میں ہے کہ:

''اچھے اور بُرے لوگوں کی ہم نشینی کی مثال ایسی ہے جیسا کہ مشک بیچنے والا اور لوہار کی بھٹی' اگر کوئی مشک بیچنے والے کے پاس جائے تو فائدہ سے خالی نہیں یا تو مشک خریدتا ہے یا (نا خریدنے پر بھی) خوشبو تو سونگھ ہی لیتا ہے اور لوہار کی بھٹی کے قریب جانے پر بدن یا کپڑے جلتے ہیں یا پھر بدبو سونگھتا ہے''۔

آیت مبارکہ اور حدیث شریف دونوں میں نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی تاکید ملتی ہے جنہیں عرف عام میں حضرات اہل اللہ بھی کہا جاتا ہے' ان حضرات کی صحبت محض فہم دین کی بصیرت ہی پیدا نہیں کرتی بلکہ صحبت کی قدرتی اور نفسیاتی خاصیت یہ بھی ہے کہ جس کی صحبت اختیار کی جاتی ہے اس میں موجود اچھی باتیں رفتہ رفتہ اس مصاحب کے اندر بھی سرایت کر جاتی ہیں اور وہ شخص خود بخود ان باتوں پر عمل پیرا ہو جاتا ہے۔ صحبتِ کامل کے بغیر دین کے جذبہ کا قلب و روح میں سرایت کرنا مشکل ہے اور اصل دین وہی ہے جو قلب و روح میں سرایت کر جائے۔

اب اگر کسی شخص کو صادقین کی صحبت میسر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ اُسے چاہیے کہ ان کے ملفوظات کا مطالعہ کرے، اُن کے حالات زندگی کا مطالعہ کرے اور اُن کی تحریر کردہ کتب سے رہنمائی حاصل کرے' ان کی تحریر میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ اثر رکھا ہے کہ انسان کے اندر جذبہ ایمانی بیدار رہتا ہے اور عمل کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ آج کے دور میں ہر جگہ اچھی صحبت میسر نہیں ایسے میں اپنے اسلاف کی کتب کا مطالعہ ہی اچھی صحبت کا بدل ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''اخبار الاخیار''

میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''جب انسان اہل کمال کی صحبت اور عارفوں کے دیدار جمال سے بے بہرہ ہو جائے تو اس وقت ان بزرگوں کے حالات سے باخبر رہنا بھی باعث ہمت افزائی اور تاریکیوں کو ختم کرنے والا ہوتا ہے' ان کے حالات سے واقف ہونے سے بھی وہی اثر ہوتا ہے جو ان کی صحبت سے کیونکہ درحقیقت یہ بھی ان کی صحبت میں رہنے کے مترادف ہے اس لیے کہ جمال کدورت انسانی اور صورت عنصری کے حجاب سے زیادہ صاف ستھرا ہے' اگر حسن عقیدت ہو تو ہر چیز مشاہدہ بن جاتی ہے''۔

سرزمین پاکستان پر سیدی مرشدی حضور مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کی شخصیت قول و عمل کی سچائی کے اعتبار سے اپنے ہم عصروں میں نہایت ممتاز ہے' آپ کی انتھک علمی و دینی کوششوں اور تحریری و تجدیدی کارناموں سے علم و عمل کا چراغ روشن ہوا، آپ نے اپنی گرانقدر علمی و دینی تصانیف کے ذریعے عالمی سطح پر ایک عظیم انقلاب برپا کیا......

حضور مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۰ء کو دہلی کے نامور علمی و روحانی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ان کے بزرگوں میں فقیہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء...... ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء) نے مسجد فتح پوری میں ایک دینی مدرسہ اور دار الافتاء قائم کیا اور مسند رشد و ہدایت بچھائی۔

والد ماجد حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(م ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۶ء) پاک وہند کے متبحر عالم اہل سنت اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے معروف شیخ طریقت تھے جو مسجد فتح پوری دہلی کی شاہی امامت وخطابت پر تقریباً ستر سال فائز رہے اور ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۶ء کو وصال فرما کر مسجد فتح پوری کے صحن میں آسودہ خاک کیے گئے، فتاویٰ مظہری کے علاوہ ان کی پندرہ تصانیف شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں، ان کی دیگر خدمات دینیہ کے علاوہ سب سے اہم یہ ہے کہ دہلی کے خشک ماحول میں انہوں نے ہر سال شب بھر محفل میلاد اور صبح ۱۲ ربیع الاول کو جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ کی بنیاد ڈالی جس میں عوام وخواص کے علاوہ خلفائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ، مبلغ اسلام علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقتدر ہستیاں تشریف لایا کرتی تھیں۔

حضور مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم والد ماجد سے گھر پر ہی حاصل کی، مدرسہ عالیہ مسجد فتح پوری سے چار سال عربی علوم وفنون کی تحصیل کے بعد اورینٹل کالج دہلی سے علوم فارسیہ اور مشرقی پنجاب یونیورسٹی سے فارسی آنرز کیا۔ ۱۹۴۸ء کو اپنے بھائی مولانا منظور احمد کی عیادت کی غرض سے پاکستان آئے اور یہیں کے ہو رہے...... علوم شرقیہ کے بعد ۱۹۵۶ء میں بی۔اے اور ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی جامشورو (سندھ) سے ایم۔اے اردو، اول پوزیشن سے پاس کیا جس پر آپ کو گولڈ میڈل کے اعزاز سے نوازا گیا اور ساتھ ہی ساتھ لیکچر رشپ کی اسامی پیش کی گئی جسے قبول کرتے ہوئے آپ نے شعبہ تعلیم میں ملازمت کا آغاز فرمایا جو مختلف کالجز میں پرنسپل رہنے کے بعد ایڈیشنل سکریٹری وزارت تعلیم، سندھ

کے منصب پر ۱۹۹۲ء کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس دوران ۱۹۷۰ء میں آپ نے قرآن کریم کے تراجم کے حوالے سے مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ ڈگری بھی حاصل کی، آپ کی گراں قدر علمی خدمات کے اعتراف میں صدر پاکستان کی طرف سے ۱۹۹۲ء میں "اعزاز فضیلت" کے اعلیٰ اعزاز سے بھی نوازا گیا۔

حضور مسعود ملت، والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تو ۱۹۵۶ء ہی میں ہو چکے تھے بعد میں اجازت وخلافت سے بھی نوازے گئے جبکہ بدر المشائخ فضل الرحمٰن مجددی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور) اور مفتی شاہ محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ (حیدرآباد) سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں، حضرت سید زین العابدین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (نورائی، سندھ) اور علامہ شیخ سید علوی مالکی مکی رحمۃ اللہ علیہ (مکہ مکرمہ) سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں، حکیم سید اکرام حسین سکری رحمۃ اللہ علیہ (میرپور خاص، سندھ) سے سلسلہ چشتیہ میں اور شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (بہاولپور) سے سلسلہ اویسیہ قادریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی۔ آپ نے ۱۹۷۴ء سے سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا جو بوقت وصال ۲۰۰۸ء تک جاری رہا۔ آج دنیا کے گوشے گوشے میں آپ کے ارادت مند پھیلے ہوئے ہیں۔

حضور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کے ابلاغ وتحفظ میں بسر کی، اُٹھنے والے ہر نئے فتنے کی سرکوبی کی جس کے لیے انہوں نے ایک بین الاقوامی کتابی سیریز کا سلسلہ بھی شروع کیا...... حضور مسعود ملت کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی گرانقدر تصانیف کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں مقام مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کو اُجاگر کیا اور اتباع سنت کے لیے غافل اُمت کو بیدار کر

کے راہ سنت پر لگایا۔

حضور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ تاحیات نہ صرف دین اسلام کے نقیب و مبلغ رہے بلکہ مخالفین اور دشمنان دین کے لیے نئے نئے موضوعات پر جدید تصانیف تحریر فرماتے رہے۔ آپ کی ساری زندگی دین اسلام کے تحفظ اور اس کے پیغام محبت کو عام کرنے میں گزری جس کا مرکز و محور مسلمانوں کے دلوں میں عظمت مصطفیٰ ﷺ کو اُجاگر کرنا اور پھر مقام مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کرنا تھا۔

حضور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت محض ایک دینی اسکالر یا شیخ طریقت تک محدود نہ تھی بلکہ پاک و ہند کے علمی و ادبی حلقوں میں بھی آپ ممتاز حیثیت رکھتے تھے، آپ کا قلم محض ایک دو اصناف تک محدود نہ تھا بلکہ وہ شش جہات کی سیر کراتا ہے' ان کے قلم رو میں مذہب، تصوف، اخلاق، تعلیم، تاریخ، تنقید، سوانح، سیاست، فلسفہ، سیرت اور شعر و ادب سبھی شامل ہیں...... آپ حیران ہوں گے کہ شعر و ادب کیسے؟ تو ذیل میں ان کی ایک ایسی نثر کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے جس میں شعریت کے مختلف نمونے جھلک رہے ہیں' چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی نعت نگاری کے حوالے سے لکھتے ہوئے حضور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

> "رضا بریلوی جب اپنے محبوب دل آرا کی محبت میں ڈوبتے ہیں
> اور اس کے حسن دل افروز کو شعروں میں ڈھالتے ہیں تو یوں
> محسوس ہوتا ہے جیسے دل مچل رہے ہوں...... جیسے آنکھیں برس
> رہی ہوں...... جیسے سینے پھک رہے ہوں...... جیسے چشمے اُبل
> رہے ہوں...... جیسے جھرنے چل رہے ہوں...... جیسے پھول کھل

> رہے ہوں...... جیسے خوشبو مہک رہی ہو...... جیسے تارے چمک
> رہے ہوں...... جیسے کہکشاں دمک رہی ہو"۔

اس نثری تحریر میں کیا خوبصورت شاعری کی گئی ہے کہ زبان کی سلاست اور زبان کی نفاست کے ساتھ منظر نگاری کے حسین جلوے بھی ہیں اور لطیف و نادر تشبیہات کا گلستانِ زار بھی، کہیں پیچیدگی اور ابہام کا شائبہ تک نظر نہیں آتا، خیالات میں اک فطری بہاؤ کی کیفیت ملتی ہے جو حضور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ماہر نثر نگار اور صاحب طرز ادیب و شاعر ہونے کا پتا دیتی ہے مگر آپ کی تربیت چونکہ ایک دینی گھرانے میں ہوئی تھی جس کے اثرات نے آپ کو مجازی شاعری کی طرف قطعی مائل نہ ہونے دیا۔ اول تا آخر جو کچھ بھی لکھا سب علم و ادب کی خدمت کے تحت ہی لکھا مگر ساتھ ساتھ دینی اصولوں کو کبھی پامال نہ ہونے دیا بلکہ اسلام کی حقانیت و صداقت کو ہر ہر مقام پر اُجاگر کرنے کی کوشش فرمائی۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی، حضرت امام احمد رضا بریلوی، ڈاکٹر محمد اقبال، اپنے آباؤ اجداد اور دیگر بزرگوں کی دینی و علمی خدمات، دین اسلام کے مختلف پہلوؤں، قرآن، توحید، مسئلہ حاضر و ناظر، علم غیب، بدعات و شرک جیسے موضوعات کے علاوہ سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل لکھا ہے۔ چونکہ یہاں ہمارا موضوع "مسعود ملت کی دینی و علمی خدمات، تصانیف کی روشنی میں" ہے اس لیے آپ کی کچھ کتب کے حوالے سے کچھ عرض کیا جاتا ہے، یہ کتب جس جس موضوع پر بھی ہیں اپنے موضوعات کا پورا پورا حق ادا کرتی ہیں، ان میں دین کے علاوہ علمی اور تحقیقی رنگ بھی ہر جگہ نمایاں نظر آتا ہے اور انداز بیاں کی دلکشی و رعنائی اس فن کے حسن میں چار چاند لگاتی نظر آتی ہے۔

''اردو میں قرآنی تراجم وتفاسیر''

(قلمی غیر مطبوعہ ۱۹۷۰ء)

☆☆

مذکورہ کتاب ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے جو ۱۹۷۰ء میں سندھ یونیورسٹی (حیدآباد سندھ) میں پیش کیا گیا تھا۔ ۱۹۷۱ء میں حضور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کو اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری عنایت کی گئی تھی۔ مقالے میں چھ سو سے زیادہ اردو تراجم وتفاسیر کی تفصیلات درج ہیں۔ مقدمے میں جو فل اسکیپ سائز کے ٹائپ شدہ ۶۲ ر صفحات پر مشتمل ہے پاک وہند اور دوسرے ممالک کی جدید وقدیم مختلف زبانوں کے تقریبا ۳۵۰ ر تراجم وتفاسیر کا ذکر کیا گیا ہے۔ (ماہنامہ فکر ونظر، اسلام آباد شمارہ دسمبر ۱۹۷۲ء)

یہ مقالہ بارہ سال کی (۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۰ء) تگ ودو اور کوشش سے پورا ہوا ہے جو ۷۴۶ ر صفحات پر مشتمل ہے......افسوس اب تک اس گراں مایہ مقالہ کی طباعت نہیں ہو سکی ہے......جن جن زبانوں میں قرآن پاک کا ترجمہ ہوا ہے اور جو مقالے کے مقدمے میں درج ہیں اس کی فہرست درج ذیل ہے:

۱۔اردو	۲۔عربی	۳۔فارسی	۴۔ہندی
۵۔بنگلہ	۶۔پنجابی	۷۔بلوچی	۸۔پشتو
۹۔براہوئی	۱۰۔ترکی	۱۱۔فرانسی	۱۲۔جرمنی
۱۳۔یونانی	۱۴۔لاطینی	۱۵۔پولش (پولینڈ)	۱۶۔اطالوی
۱۷۔پرتگالی	۱۸۔ہسپانوی	۱۹۔سرویا	۲۰۔ڈچ

۲۱۔البانوی	۲۲۔عبرانی	۳۳۔ڈنمارک	۲۴۔اپرمنی
۲۵۔بلغاری	۲۶۔رومانی	۲۷۔ہنگری	۲۸۔جاپانی
۲۹۔بوہیمیہ	۳۰۔چینی	۳۱۔سمیڈن	۳۲۔سواحیلیہ
۳۳۔غوجدانیہ	۳۴۔جاوی	۳۵۔افغانی	۳۶۔مینڈی
۳۷۔ڈینیش	۳۷۔یوروبا	۳۹۔یوگنڈی	۴۰۔گرمکھی
۴۱۔ملائی	۶۴۔فیجئی	۴۳۔روسی	۴۴۔تکویو
۴۵۔کسکامبا	۴۶۔لوو	۴۷۔سندھی	۴۸۔گجراتی
۴۹۔مرہٹی	۵۰۔ملیالم	۵۱۔کناری	۵۲۔تلیگو
۵۳۔ولندیزی	۵۴۔سویڈنی	۵۵۔مرہٹی	۵۶۔ملاوی
۵۷۔براہوئی	۵۸۔سواحلی	۵۹۔تھائی	۶۰۔سرائیکی وغیرہ

''آخری پیغام''

☆☆

حضور مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''آخری پیغام'' دنیا میں شہرت حاصل کر چکی ہے۔ کتاب میں آٹھ ابواب ہیں ہر باب اپنی جگہ سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ دراصل ''عجائب القرآن'' کا مقدمہ ہے لیکن مقدمہ اتنا طویل اور افادیت کا حامل ہو گیا کہ حضور مسعود ملت کے احباب نے اصرار کر کے اسے کتابی شکل دینے پر مجبور کیا۔ حضور مسعود ملت نے ایک دینی مفکر کی حیثیت سے مذکرہ کتاب میں جواہر پارے لٹائے ہیں۔ آپ نے احادیث کے حوالے، تاریخ اور دیگر شواہد سے ثابت

کیا کہ قرآن مجید کی تدوین سرکار دو عالم ﷺ کی حیات ظاہری ہی میں ہو گئی تھی
اور یہ ثابت کر کے اہل تشیع (رافضیوں) کے قول کی مکمل تردید کی ہے کہ شیعوں کا کہنا ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں ہے۔ اس میں سے پارے کم ہیں، بعض نے کہا ہے کہ ازواج رسول (ﷺ) میں حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے تو (نعوذ باللہ) ''چونی بھوسی'' کے بجائے دو قرآنی آیات بکری کو کھلا دیں۔

(الخلفاء بجواب المرتضیٰ، ص:۵۵، از فروغ کاظمی)

اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا جمع کیا ہوا قرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے مسترد کر دیا وغیرہ ذٰلک۔

(الخلفاء بجواب المرتضیٰ، ص:۲۹۵، از فروغ کاظمی)

حضور مسعود ملت کے انداز فکر کا مثبت و تعمیری پہلو یہ ہے کہ انہوں نے کسی جماعت یا فرقے کو طنز و طعن کا نشانہ بنانے کے بجائے بالکل معروضی انداز اختیار کیا ہے۔ قرآن پاک کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے سارے عالم کے غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کے لیے ایک کتاب ''دین فطرت'' کے عنوان سے لکھی ہے جس میں رقم طراز ہیں:

> ''علم الٰہی کی بات تو بہت اونچی ہے، لوح محفوظ جس کو ''اُم الکتاب'' کہا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اس میں نہیں لکھا ہو۔ پیدا ہونے کے بعد کہاں رہے گا اور کہاں بسے گا اور کہاں مرے گا اور کہاں دفن ہو گا۔ یہ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے

اور تو اور ارشاد ہو رہا ہے وہ ''کل صغیر و کبیر مستطر'' کب سے دنیا قائم ہے اور کون جانے کہ کب تک دنیا قائم رہے گی ابتداء سے انتہا تک جو کچھ گزر چکا، گزر رہا ہے۔ گزرے گا سب کچھ اس روشن کتاب میں ہے اور یہ قرآن حکیم بھی نہ معلوم کب سے اس ''اُم الکتاب'' میں اُس روشن کتاب میں محفوظ چلا آرہا تھا ''بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ'' اسی خزانے سے نزول قرآن کا آغاز ہو''۔

(آخری پیغام، ص:۳۰)

''توحید کے نام پر'' / ''ادب و بے ادبی''

☆☆

حضور مسعود ملت نے مذکورہ کتاب میں مکمل دیانتداری اور غیر جانبداری کے ساتھ مولوی اسماعیل دہلوی کے گستاخانہ کلمات کا علمی و فکری محاسبہ کیا ہے جو عالمانہ تحقیق کا بہترین نمونہ ہے اور شمع توحید کے پروانوں کے لیے مشعل راہ بھی ہے، کتاب مذکور سے کسی کی تنقید مقصود نہیں ہے بلکہ صرف شرعی نقطہ نظر کی وضاحت مطلوب ہے جیسا کہ حضور مسعود ملت نے لکھا ہے:

> ''یہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ خدمت دین کے جذبے اور ملت اسلامیہ کے درد نے لکھوایا ہے یہ تحریر کسی شخص کے خلاف نہیں۔ بلکہ گستاخوں کے خلاف ہے''۔ (توحید کے نام پر، ص:۳)

"جان جاناں ﷺ"

☆☆

سیرت طیبہ کے موضوع پر بہت سے ادیب وقلم کار حضرات نے لکھا ہے' اور بعض نے تو کئی کئی جلدیں لکھی ہیں لیکن حضور مسعود ملت کی تحریر میں جو حسن ودل کشی اور شفافیت وپاکیزگی ملتی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "جان جاناں ﷺ" ہے سیرت پر ایسی عام فہم، سلیس اردو میں کوئی کتاب نظر نہیں آتی۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر لاجواب ہے۔ مذکورہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے، ترتیب یوں ہے۔ پہلا باب۔ جھلکیاں، دوسرا باب۔ ظہور قدسی، تیسرا باب۔ جشن ولادت، چوتھا باب۔ جشن ولادت ابتداء اور انتہا، پانچواں باب ۔رسمیں اور عادتیں...... پانچوں ابواب پڑھنے کے بعد حضور مسعود ملت کی دینی وملی فکر کا پہلو واضح طور پر سامنے آجاتا ہے۔ بطور نمونہ کتاب کے کچھ اقتباسات پیش ہیں' خلقت محمدی ﷺ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "کچھ نہ تھا زمین تھی نہ آسمان۔ نہ آفتاب تھا نہ ماہتاب۔ نہ دن تھا نہ رات۔ نہ گرمی نہ سردی۔ نہ نسیم تھی نہ شمیم۔ نہ پھول تھے نہ پھل۔ نہ بہار تھی نہ خزاں۔ نہ بادل تھے نہ برسات۔ نہ چرند تھے نہ پرند۔ نہ صحرا تھے نہ گلشن۔ نہ شجر تھے نہ حجر۔ نہ دریا تھے نہ سمندر۔ نہ ہوا تھی نہ پانی۔ نہ آگ تھی نہ خاک۔ نہ جن تھے نہ ملک۔ نہ حیوان تھے نہ انسان۔ نہ چہل پہل تھی نہ ریل پیل۔ نہ

> دیوانگی تھی نہ شعور۔ نہ ہجر نہ وصال۔ نہ اقرار تھا نہ انکار۔ نہ آہ تھی نہ فریاد۔ نہ رونا تھا نہ ہنسنا۔ نہ جاگنا تھا نہ سونا۔ نہ جذبہ تھا نہ احساس۔ نہ جوانی تھی نہ بڑھاپا۔ نہ ہوش تھے نہ خرد۔ نہ نشیب تھا نہ فراز۔ کچھ نہ تھا وہی وہ تھا۔ پھر کیا ہوا کائنات کی وسیع وعریض فضاؤں میں وہ نور چمکا۔ گویا زندگی میں بہار آگئی' سلسلہ چل نکلا چراغ سے چراغ جلنے لگے' دیکھتے ہی دیکھتے سارا جہاں جگمگانے لگا۔ ٹھہرئیے دیکھئے دیکھئے۔

سرکار دوعالم ﷺ نے ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب عظمت میں ہر ستر ہزار برس کے بعد ایک ستارہ طلوع ہوتا تھا جسے میں نے اپنی عمر میں بہتر (۷۲) ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ حضور سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا اے جبریل! میرے رب کی عزت وجلال کی قسم وہ ستارہ میں ہی ہوں۔

اہل حدیث کے مشہور فاضل نواب صدیق حسن خان صاحب بعض عرفاء کے تاثرات وخیالات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں چونکہ ممکنات کی ہر شئی وموجودات کے ہر ایک ذرے میں حقیقت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جاری وساری ہے۔ اس لیے تشہد میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا گیا ہے' پس

آنحضرت (ﷺ) نمازیوں کے وجود میں حاضر ہیں۔ اس لیے نمازی پر واجب ہے کہ اس حقیقت سے باخبر رہے اور اس مشاہدے سے غافل نہ رہے تا کہ انوار قرب و اسرار معرفت سے وہ روشن اور بامراد ہو"۔ (جان جاناں، ص:۲۳)

حضور مسعود ملت نے خلقت محمدی و نور محمدی ﷺ کو جہاں قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے وہیں پر تاریخی واقعات اور دوسرے مذاہب کے گرو اور بانی کے اقوال سے بھی اپنی کتاب کو مستند و مبرھن فرمایا ہے۔ ذیل میں کچھ واقعات اور اقوال پیش ہیں۔

سکھ مت کے بانی گرونانک (۱۴۶۹ء......۱۵۳۹ء) نے ریاضیاتی طور پر ثابت کیا ہے کہ نور محمدی (ﷺ) کائنات کی ہر شے میں جلوہ گر ہے انہوں نے اپنے شبد میں بڑے یقین کے ساتھ کہا ہے۔

" گرو نانک یوں کہے ہر شی میں محمد کو پائے "

"جب ہم یہ کہتے ہیں کہ کائنات کی ہر شی میں نور محمد (ﷺ) کی جلوہ گری ہے تو گویا ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ کائنات کی ہر شی اپنی تخلیق میں نور محمدی (ﷺ) کی مرہون منت ہے۔ آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا"۔

اس دعوے کو دلیل سے مبرھن کرتے ہوئے حضور مسعود ملت لکھتے ہیں:

"اگر یہ حقیقت ہے تو پھر اس کو دنیا کی ہر مذہبی کتاب میں ہونا چاہیے...... حدیث میں ہونا چاہیے، دیدہ وروں کے اقوال

میں ہونا چاہیے۔ آیئے اک نظر احادیث پر ڈالیں ......

(الف) سرکار دوعالم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ عز و جل نے فرمایا اے محمد (ﷺ) میری عزت و جلال کی قسم اگر آپ نہ ہوتے تو میں زمین پیدا کرتا اور نہ آسمان اور نہ یہ نیل گوں چھت بلند کرتا اور نہ یہ خاکی فرش بچھاتا۔ (جان جاناں، ص:۲۵)

(ب) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ فرماتا ہے اے محمد (ﷺ) اگر آپ نہ ہوتے تو جنت پیدا نہ کرتا آپ نہ ہوتے تو جہنم پیدا نہ کرتا"۔ (جان جاناں، ص:۲۶)

اس پہلو کو واضح کرتے ہوئے آپ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب انجیل کے حوالے سے لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں انجیل برناس کے حوالے سے رب تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

"میں نے محمد (ﷺ) کی خاطر تمام اشیاء بنائی ہیں تا کہ اس کے وسیلے سے تمام اشیاء میری صفت و ثنا کریں۔" اس انجیل برناس میں ہے۔ حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے جب پوچھا گیا کہ آنے والے رسول کا کیا نام ہوگا تو آپ نے فرمایا' "اس کا نام محمد ﷺ ہوگا کیونکہ اللہ تے جس وقت اسکی روح پیدا کی یہی نام رکھا تھا اور اس روح کو ایک آسمانی نور میں رکھا تھا"۔

انجیل یوحنا میں ہے ’’ساری چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں۔ جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا‘‘۔ (جان جاناں، ص:۲۷)

اسی طرح خلقت محمدی ﷺ سے متعلق ایک اہم تاریخی واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’تاریخ نے ایک اہم واقعہ سینے میں محفوظ رکھا ہے آپ بھی سنیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ ولادت نبوی سے ہزار سال قبل دنیا کا حکمران تبع اول (حمیر بن وردع) چار ہزار علماء اور دانشور اور ایک فوج ظفر موج کے ساتھ سفر پر نکلا۔ وزیر خاص عماد بھی ہم رکاب تھا جب صحرائے مدینہ سے گزر ہوا تو یہاں ایک خیمہ کے سوا کچھ نہ تھا مگر توریت و زبور کے عالم جانتے تھے کہ یہاں ایک آنے والا آئیگا، چار سو علماء نے عرض کیا ہم کو یہیں رہنے دیں۔ پوچھا کیوں؟ حقیقت حال بیان کی گئی کہ یہاں ایک رسول اُمی مبعوث ہونے والا ہے، جس کا نام محمد ﷺ ہوگا۔ وہ ہجرت کر کے یہاں آئے گا اور یہیں بس جائے گا۔ تبع اول نے یہ سن کر حکم دیا کہ مدینہ میں ایک بستی بسائی جائے اور چار سو مکان بنائے جائیں پھر سرکار دو عالم کے نام ایک عریضہ لکھا اور ایک عالم کو دیا کہ جب اس رسول اُمی کا ظہور ہو تو ان کی خدمت میں یہ عریضہ

پیش کر دینا۔ خدا کی شان جس عالم کو خط دیا تھا، سرکار دو عالم ﷺ کے میزبان اول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی عالم کی اولاد میں تھے۔ جب بعثت نبوی کا غلغلہ بپا ہوا تو مدینہ منورہ سے ابولیلیٰ یہ عریضہ لے کر مکہ معظمہ گئے اور دربار نبوی میں حاضر ہوئے، دیکھتے ہی فرمایا ’’تم ابولیلیٰ ہو؟‘‘ ابولیلیٰ حیران رہ گئے۔ پھر فرمایا ’’تبع اول کا خط لاؤ۔‘‘ ابولیلیٰ نے خط پیش کیا۔ حضرت علی کو حکم دیا کہ پڑھ کر سناؤ، آپ نے یہ خط پڑھ کر سنایا، سن کر سرکار دو عالم ﷺ خوش ہوئے اور فرمایا ’’نیک بخت بھائی شاباش‘‘۔ تاریخ کے اوراق میں اس خط کا پورا متن محفوظ ہے‘‘۔ (جان جاناں، ص:۳۴)

اسی طرح تاریخ کا دوسرا واقعہ جو غیر مسلم دانشور سے منسوب ہے اسے قلم بند فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً پانچ سو برس پہلے بدھ مت کا بانی اول گوتم بدھ ہندوستان میں پیدا ہوا اس نے واضح الفاظ میں سرکار دو عالم ﷺ کے متعلق کئی پیشین گوئیاں کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے ’’میرے بعد ایک اور پیغمبر ’’میتریا‘‘ آئے گا‘‘۔ سنسکرت میں میتریا کے معنی رحیم، مہربان یا رحمت عالم اور مہربان عالم کے ہیں۔ قرآن حکیم میں صاف لفظوں میں آپؐ کو ’’رحمۃ للعالمین‘‘ کہا گیا ہے۔

جب گوتم بدھ کا انتقال ہونے لگا تو اس کے خادم نے پوچھا کہ اس کے بعد ان کی کون رہنمائی کرے گا؟ تو گوتم بدھ نے جو جواب دیا اس میں سرکار دو عالم ﷺ کی ایک ایک نشانی بتا دی تا کہ کسی شک کرنے والے کے دل میں شک نہ رہے اس نے کہا ☆ میں ہی اکیلا رسول نہیں ہوں جو دنیا میں آیا اور نہ میں آخری رسول ہوں ☆ اپنے وقت پر ایک رسول آئے گا مقدس نور' علیٰ نور ☆ جو علم و حکمت کی تعلیم دے گا ☆ جو قدرت کے سارے بھیدوں سے واقف ہو گا ☆ جو سراپا شان ہی شان ہو گا ☆ جو نوع انسانی کا ایک مثالی قائد ہو گا اور جن و انس کا معلم وہ الٰہی حقیقتیں اس طرح کھولے گا جس طرح میں کھولتا ہوں ☆ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے گا ☆ حقیقت میں جس کا مذہب بہترین مذہب ہو گا ☆ وہ شان و شوکت اور فضل و بزرگی کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ جائے گا ☆ وہ میری طرح سچائی کی زندگی گزارے گا ☆ اس کے پیروکار ہزاروں کے حساب سے بڑھیں گے ☆ وہ سراپا رحمت ہی رحمت ہو گا...... گوتم بدھ نے ایک ایسی بھی پیشن گوئی کی ہے جو ہر شک کرنے والے کے دل سے شکوک و شبہات کے سارے خس و خاشاک دور کر دیتی ہے ۔سنیے وہ کیا کہتے ہیں "اس کی وحی بڑی فصیح ہو گی، جو اس کو سنیں گے وہ سن سن کر کبھی نہ تھکیں گے بلکہ زیادہ سے زیادہ سننا چاہیں

گے"۔ قرآن حکیم کا یہ اعجاز ہے کہ بار بار پڑھا جاتا ہے اور بار بار سننے کو دل چاہتا ہے"۔ (جان جاناں، ص:۲۵)

حضور مسعود ملت نے مذکورہ کتاب میں قرآن، حدیث اور تاریخ وغیرہ کے حوالے سے سرکار دو عالم ﷺ کی جس طرح عظمت و بزرگی ثابت کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

"محبت کی نشانی"

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس کتاب میں سرکار دو عالم ﷺ کی عظیم سنت داڑھی کے بارے میں نئے انداز سے حکیمانہ، عارفانہ اور عاشقانہ بحث کی ہے ماشاء اللہ اس کی تاثیر سے عوام و خواص میں بہت سے حضرات سنت داڑھی سے آراستہ ہو گئے۔ اس کا عربی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

"جشن بہاراں"

☆☆

حضور مسعود ملت نے یہ کتاب فخر موجودات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن ولادت کا تاریخی نقطہ نظر سے تعارف کرانے کے لیے مرتب کی ہے اور بہت سے دلائل و شواہد پیش کیے ہیں۔ کتاب کے حرف اول میں آپ قمطراز ہیں:

"پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ کی آمد کا ذکر موجود ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسا ہی ہے، تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے

کہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب کی مذہبی کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہیں ہر نبی اور ہر رسول نے اپنی اُمت کو آپ کی آمد کی خوشخبری سنائی اور سب اُمتیں آپ کے لیے چشم براہ رہیں، یہ ایک کائناتی اور عالمی حقیقت ہے"۔ (جشن بہاراں، ص:۴)

مذکورہ کتاب گرچہ ضخامت کے اعتبار سے پتلی ہے لیکن مواد کے اعتبار سے بہت ہی ضخیم اور جامع ہے۔

"جانِ ایمان"

☆☆

یہ کتاب دراصل "شمائل ترمذی شریف" کی شرح "انوار غوثیہ" کا مقدمہ ہے جیسا کہ حضور مسعود ملت کتاب کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

"۱۹۷۵ء میں یہ مقدمہ مکمل ہو گیا جو بعد میں "انوار غوثیہ" کے ساتھ ۱۹۷۶ء میں لاہور سے چھپ کو پشاور سے شائع ہوا پھر ۱۹۷۶ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن کراچی سے شائع ہوا، اس مقدمہ میں دوسرے مباحث کے علاوہ "شمائل ترمذی شریف" کی روشنی میں حضور انور ﷺ کی سیرت مبارکہ کی جھلکیاں بھی پیش کی گئی تھیں۔ اب مقدمہ کا یہ حصہ کتابی صورت میں آپ کے سامنے ہے"۔ (جانِ ایمان، ص:۶)

یہ کتاب سیرت النبی ﷺ پر مختصر لیکن جامع ہے انداز تحریر دلنشین ہے۔

"دعائے خلیل"

☆☆

اس کتاب میں حضور مسعود ملت نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کا اثر ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سرور کائنات ﷺ کی آمد کا تذکرہ تمام مذاہب کی کتابوں میں موجود تھا لکھتے ہیں:

"یہ دعا آسمان کی بلندیوں سے گزر کر عرش تک پہنچی اور دربار الٰہی میں قبول ہوئی کہ ایک برگزیدہ رسول کی دعا تھی ..... پھر اس نبی منتظر کی آمد کے ذکر واذکار ہونے لگے۔ ہندوستان کے ویدوں میں اپنشدوں میں اور پرانوں میں صاف وہ نام نامی "محمد" اور "احمد" نظر آرہا ہے۔

زبور میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحیفوں میں اور توریت میں آپ کی آمد کا ذکر اور "محمد" و "احمد" کی گونج سنائی دے رہی ہے"۔ (دعائے خلیل، ص:۳)

"رحمۃ للعالمین ﷺ"

☆☆

اس کتاب میں حضور مسعود ملت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت کو دنیا والوں کے لیے رحمت ثابت کیا ہے۔ آپ نے اپنی بات کو قرآن کریم واحادیث نبوی سے مبرہن کیا ہے اور دلائل وشواہد سے واضح کر دیا ہے کہ ذات مصطفیٰ

ﷺ دنیا کے لیے رحمت خداوندی ہے۔

''عیدوں کی عید''

☆☆

حضور مسعود ملت یہ کتاب حضور سرکار دوعالم ﷺ کی شان اقدس میں تحریر فرمائی۔ جواحادیث واقوال صحابہ، بزرگان دین کے اقوال زریں پر مشتمل ہے اوراق کے اعتبار سے یہ کتابچہ گرچہ مختصر ہے لیکن معنی ومفہوم کے اعتبار سے بہت وسیع ہے، مذکورہ کتاب کافارسی اورعربی کے علاوہ دنیا کی سات زبانوں میں ترجمہ ہوکر لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ صرف حیدرآباد دکن میں ۷۵۰۰۰ رکی تعداد میں چھپا، اس سے اس مختصر مگر جامع کتابچہ کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

''جان جاں ﷺ''

☆☆

حضور مسعود ملت نے یہ کتاب حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت پر نہایت دل نشین انداز میں تحریر کی ہے جب کتاب کا مطالعہ شروع کیا جاتا ہے تو جب تک پوری کتاب پڑھ کر ختم نہیں ہوتی تب تک کتاب چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ پہلے ابتدائیہ پھر آمد آمد رحمۃ للعالمین اس کے بعد سراپائے جمال محبوب پھر علوم مصطفیٰ ﷺ اس کے بعد صلوٰۃ وسلام سے متعلق معلومات قلم بند کی ہیں۔

مثبت انداز میں اپنی بات پیش کی ہے......سیرت کے موضوع پر یہ کتاب بھی بہت مختصر لیکن جامع ہے۔

''علم غیب''

☆☆

اس کتاب میں حضور مسعود ملت نے ایک نئے انداز میں سرکار دوعالم ﷺ کے علم غیب کو ثابت کیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ قرآنی آیات سے علم غیب مصطفیٰ ﷺ کو ثابت کیا ہے۔ کتاب کی عبارت سلیس اور آسان ہے۔ کتاب چند اوراق پر مشتمل ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کردیا ہے۔

''جشن ولادت''

☆☆

کتاب کے نام ہی سے کتاب کا موضوع واضح ہے۔ حضور مسعود ملت نے سرکار دوعالم ﷺ کی ولادت پر خوشی ومسرت کے اظہار پر اپنی معلومات کو صفحہ قرطاس پر اتار دیا ہے اور جو لوگ جشن ولادت منانے کے منکر ہیں، انہیں مثبت انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل وشواہد سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

''تعظیم وتوقیر''

☆☆

اس کتاب میں حضور مسعود ملت نے حضور سرور کائنات ﷺ کی شان رسالت واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور شاتمان رسول کو حسین پیرائے میں سمجھانے کی سعی کی ہے اور حسین انداز میں مسئلہ تعظیم وتوقیر کو اجاگر کرنے کی مکمل کوشش کی ہے۔ منصف مزاج آدمی کے لیے مذکورہ کتاب مشعل راہ ثابت ہوگی۔

''نسبتوں کی بہاریں''

☆☆

اس کتاب میں حضور مسعود ملت نے نسبت کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے کیونکہ شے نسبت سے ہی پہچانی جاتی ہے۔ اس مفہوم کو واضح کرتے ہوئے آپ نے رسول اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کے اقوال واعمال سے نسبت کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ جس چیز یا جس شخص سے جس قدر نسبت ہوگی اس کا مرتبہ اتنا ہی عظیم ہو جائے گا۔ جیسا کہ آپ نے سگ اصحاب کہف کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''قرآن کریم میں اصحاب کہف اور ان کے کتے کا واقعہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے''۔

(نسبتوں کی بہاریں، ص:۱۰)

''سلام وقیام''

☆☆

سلام وقیام کے موضوع پر حضور مسعود ملت کی یہ بہت مختصر لیکن جامع کتاب ہے آپ نے اس کتاب میں سلام وقیام کا جواز اور استحباب قرآن وحدیث سے ثابت کیا ہے۔

آخر میں صحابہ کرام وسلف صالحین اور بزرگان دین کے قول وفعل سے سلام وقیام کا صرف جواز ہی نہیں بلکہ اس کا کرنا باعث برکت اور ذریعہ نجات اخروی ثابت

کیا ہے ایک مقام پر لکھتے ہیں:

> ''ہماری سعادت اسی میں ہے کہ صلوٰۃ وسلام کھڑے ہو کر پیش کریں یہ سنت ملائکہ بھی سنت صحابہ بھی اور سنت علماء وصلحاء بھی ان ہی کی راہ پر چل کر ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں''۔

(سلام وقیام، ص:۴)

''مصطفوی نظام معیشت''

☆☆

یہ معاشیات کے موضوع پر ایک مختصر وجامع کتاب ہے جس میں سات عنوان قائم کر کے ہر ایک کی تفصیل بیان کی ہے عناوین کا خاکہ یوں ہے۔

☆جس زندگی کے لیے یہ نظام دیا گیا ہے وہ زندگی کیا ہے؟

☆نظام لانے والا کون تھا؟

☆نظام بھیجنے والا کون ہے؟

☆کس ذریعے سے یہ نظام بھیجا گیا؟

☆نظام کی اساس کیا ہے؟

☆نظام معیشت کا دائرہ کیا ہے؟

☆نظام معیشت کے نفاذ کا طریقہ کار کیا ہے؟

ہر عنوان کو حسین پیرائے میں قلم بند کیا ہے جو قابل مطالعہ ہے، اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔

"عشق ہی عشق"

☆☆

یہ کتاب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خان علیہ الرحمۃ کی تفسیر "الکلام الاوضح" سے منتخب حسین القاب کا گلدستہ ہے حضرت مولانا محمد نقی علی خان علیہ الرحمۃ نے رسول اکرم ﷺ کی تعریف میں ایسے القاب اور جملے استعمال کیے ہیں جسے پڑھ کر مشام جان معطر ہوجاتا ہے حضور مسعود ملت نے ان تمام القاب کو یکجا کر کے یہ حسین کتاب ترتیب دی جس کا نام انھوں نے عشق ہی عشق رکھا......

"حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا انقلابی دین"

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس کتاب میں مذہب اسلام کی افادیت پر بھرپور روشنی ڈالتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ تمام دینوں میں دین اسلام ہی افضل واعلیٰ ہے۔ اسلام ایک دستور حیات ہے یہ پوری انسانیت کے لیے ہر زمان ومکان کے لیے ہے، اسلام نے ہی ظالم کی راہ روکی مظلوم کی راہ ہموار کی۔

"انتخاب حدائق بخشش"

☆☆

یہ کتاب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی نعتوں کا مجموعہ ہے جسے حضور مسعود ملت نے فاضل بریلوی کے دیوان "حدائق بخشش" سے منتخب کیا ہے اس کام کی پیش رفت ۔

انہوں نے اس لیے کی کہ فاضل بریلوی کا کلام دوسرے شعراء اقبالؔ، میرؔ، غالبؔ، سوداؔ وغیرہ کی طرح کالج ویونیورسٹیوں میں داخل نصاب ہوجائے۔ اسی مقصد کے پیش نظر آپ نے نعتیہ کلام کا انتخاب کرتے ہوئے صرف غزلیات، قصائد، رباعیات ہی کولیا۔ کتاب کی ترتیب یوں ہے......

☆......ابتدائیہ
☆......رضاؔ بریلوی ایک نظر میں
☆......رضاؔ بریلوی دانشوروں کی نظر میں
☆......انتخاب حدائق بخشش
☆......آئینہ رضاؔ بریلوی
☆......اختتامیہ
☆......مناجات رضاؔ

کتاب بہت خوبصورت انداز میں شائع کی گئی ہے۔ حضور مسعود ملت کی محنت رنگ لائی اور یہ کتاب بھارت کی یونیورسٹیوں کے ایم۔اے (اردو) کے نصاب میں شامل ہوگئی ہے۔

"پیغام"

☆☆

اسلام کی حقانیت وصداقت اور مسلمانوں کی اصلاح وفلاح کا مدار بیان کرتے ہوئے حضور مسعود ملت نے ایک کتابچہ بنام "پیغام" تصنیف کیا اس میں بڑی

زندگی آمیز اور زندگی آموز باتیں کی ہیں۔ ایک عام شخص خواہ اس کا تعلق کسی بھی دین مذہب یا نظامِ فکر سے ہو اس کا مطالعہ کر کے اپنے دیدۂ دل کو منور کر سکتا ہے۔ یہاں اس کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:

''سچے مذہب کو انسان کی ضرورت نہیں سچے مذہب کی انسان کو ضرورت ہے۔ جس کریم نے انسان کو بنایا اس نے اس کے لیے دین و مذہب بھی ایک ہی بنایا جس پر چل کر وہ منزل تک پہنچ سکے پھر اس ایک مذہب کے ماننے والوں کو یک جان بنایا۔ سب تفرقے مٹا دیے، اچھائیوں کا حکم دینا برائیوں سے روکنا ملت اسلامیہ کا مقصد ٹھہرا، انسان کو انسان کی بندگی سے نجات دلانا' دنیا کی تنگی سے نکال کر کائنات کی وسعتوں تک پہنچانا' ظلم و ستم سے نجات دلا کر عدل و انصاف تک پہنچانا اس ملت کے فرائض منصبی ٹھہرے۔

اسلام کا تعلق صرف دماغ سے نہیں دل سے بھی ہے بلکہ دل ہی سے ہے۔ اخلاص' اسلام کی روح ہے، یہ ایک دستورِ حیات ہے، یہ پوری انسانیت کے لیے ہے، یہ ہر زمان و مکان کے لیے ہے۔ اگر اس دھرتی پر بسنے والے سب اس دستور کو دل و جان سے مان لیں تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں، یہ کسی کی اَنا کا مسئلہ نہیں، یہ انسانیت کی بقاء کا مسئلہ ہے، یہی وجہ کہ بعض غیر مسلم دانشور بھی اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی تعزیرات و حدود

کے نفاذ کی بات کرتے ہیں''۔ (پیغام، ص:۴)

''کچھ حضرات لامذہبیت اور سیکولرازم کی بات کرتے ہیں، اگر مذہب کی نفی سے مراد اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کی نفی ہے تو بات ٹھیک ہے، پرانے دماغوں کے بنائے ہوئے دستور و قانون سے بہتر ہے کہ نئے ماحول کے لیے نئے قانون ساز کام کریں مگر جس قانون کو انسانوں نے نہیں بنایا۔ انسان کے خالق نے بنایا اور زمان و مکان کی وسعتوں کو اس میں سمو کر رکھ دیا ایسے قانون کی نفی کرنا اپنی نفی کرنا ہے، مفکرین عالم نے قرآن کو وحیِ الٰہی مانا ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب سے اعلیٰ جانا ہے۔ مارس بکائے، تھامس کارلائل، مائیکل ایچ ہارٹ وغیرہ کے افکار و خیالات کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی دورِ جدید میں جو حکومتیں اور سلطنتیں لامذہبیت کی بات کرتی ہیں وہ اپنی غالب اکثریت کے مذہبی تعصب کو لامذہبیت کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرتی ہیں مگر عصبیت چھپ نہیں سکتی''۔

(پیغام، ص:۵)

مذہب اسلام کی ہمہ گیریت اور اس کے قوانین کو ضابطۂ الٰہی باور کرانے کے بعد اسلام میں مختلف فرقوں پر اپنی تشویش ظاہر کرتے ہوئے صحیح مسلک کی نشاندہی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''جب ہم اسلام کی بات کرتے ہیں تو انسان حیران ہوتا ہے

بظاہر اسلام میں بہت فرقے نظر آتے ہیں۔ وہ نومسلم جو اپنا دین چھوڑ کر اسلام قبول کرتا ہے زیادہ حیران ہوتا ہے وہ سوچتا ہے کہ اتنے بہت سے فرقوں میں کہاں جاؤں سب ہی اسلام کے دعویدار ہیں۔ دور جدید کے ایک انگریز نومسلم ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم نے بھی یہی سوچا مگر اس مشکل ترین مسئلہ کا حل پالیا، اسلامک ٹائم (انگلش) میں وہ لکھتے ہیں کہ ''سُنی اسلام ہی سچا اسلام ہے'' اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ اسلام کے سارے دشمن سنی حکومتوں اور سنی عوام کے دشمن ہیں۔ دوسرے فرقوں میں سے کسی فرقے کے دشمن نہیں بلکہ کسی نہ کسی کے معاون ہیں۔ اگر کسی فرقے سے ظاہر میں دشمنی ہے تو باطن میں نہیں، سنیوں کے اس لیے دشمن ہیں کہ ان کے سینے محبت وعظمت مصطفیٰ (ﷺ) سے جگمگا رہے ہیں۔ ان کے دل میں باطل سوز ایمان کی حرارت ہے، اگر غور فرمائیں تو آپ کو صرف اور صرف سواد اعظم اہل سنت وجماعت ہی میں یہ امتیاز خاص نظر آئے گا کہ وہ حضور ﷺ کے دامن سے آج تک جو وابستہ ہوتا چلا آیا' سب سے محبت کرتے ہیں۔ یعنی اہل بیت اطہار۔ ازواج مطہرات۔ خلفائے راشدین۔ صحابہ کرام۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ محدثین مجتہدین۔ فقہاء۔ اولیاء اللہ۔ علماء حق وغیرہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اہل سنت وجماعت سب کو مانتے ہیں اور سب

سے محبت کرتے ہیں جب کہ دوسرے فرقے کسی کو مانتے ہیں کسی کو نہیں، کسی سے محبت کرتے ہے کسی سے نہیں، کسی کی تعظیم کرتے ہیں کسی کی نہیں، ان فرقوں کا وجود محبت ونفرت کے نشیب وفراز پر ہے''۔ (پیغام، ص:۶)

''سیرت مجدد الف ثانی''

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات وافکار اور خدمات پر یہ نہایت اہم کتاب ہے۔ اس میں حضور مسعود ملت نے اکبر بادشاہ اور اس کے ایجاد کردہ دین الٰہی کا مکمل جائزہ لیا ہے ساتھ ہی ساتھ دین الٰہی کیوں اور کیسے معرض وجود میں آیا، اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے اکبر کی حکومت کو تین ادوار میں تقسیم کیا ہے پھر ہر ایک دور میں اس کے اور اس کے امراء وحاشیہ برداروں کی کارگزاریوں کا جائزہ لیا ہے۔ حضور مسعود ملت دین الٰہی کے اسباب وعلل بیان کر کے قارئین کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ انسان کو بے راہ روی کی روش نہیں اختیار کرنا چاہیے اسلامی اصول وضابطے کو مضبوطی سے تھامے رہنا چاہیے اس کے خلاف سر مو تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔

''حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال''

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس میں ڈاکٹر محمد اقبال کے افکار وخیالات پر حضرت مجدد الف ثانی کے اثرات کا محققانہ جائزہ لیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر اقبال

کاتصور ''خودی'' حضرت مجدد الف ثانی کے تصور ''وحدۃ الشہود'' سے مستفاد ہے، اقبالیات کے حوالے سے یہ مقالہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

''ماہ وانجم''

☆☆

یہ کتاب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور عالم وعارف حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی کے خلیفہ مولانا احمد علی کی فارسی تصنیف آیات القیومہ کے بعض حصوں کا اردو ترجمہ اور تلخیص ہے جس میں مندرجہ ذیل بزرگوں کے احوال ومعارف درج ہیں

☆ فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ محدث دہلوی

☆ حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی

☆ حضرت سید صادق علی شاہ مکان شریفی

مذکورہ کتاب تحقیقی نقطہ نظر سے نہایت مستند ہے اس میں بعض نوادرات کے عکس بھی ہیں:

۱......مراۃ المحققین ۲......تفسیر صادقی

۳......فتاوٰی مسعودی ۴......آیات القیومیہ وغیرہ

''حضرت مجدد الف ثانی......حالات وافکار اور خدمات''

☆☆

یہ کتاب اصل میں حضور مسعود ملت کا وہ مقالہ ہے جو معارف (اعظم گڑھ) میں شائع ہوا تھا یہ اس لیے کتابی صورت میں شائع کیا گیا تا کہ قاری مختصر وقت میں

حضرت مجدد الف ثانی کے حالات وافکار اور خدمات سے باخبر ہو جائے۔

''ماہر رضویات''

☆☆

حضور مسعود ملت کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ سے بے پناہ عقیدت ومحبت تھی، حق کو حق اور غلط کو غلط ثابت کرنے کے لیے حضور مسعود ملت نے فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کو اپنا موضوع بنایا اور پھر فاضل بریلوی پر اتنا لکھا اور اس قدر تحقیقی کام کیا کہ آج دنیا آپ کو ''ماہر رضویات'' کے نام سے یاد کرتی ہے۔آپ نے اعلیٰ حضرت پر جو کام کیا وہ بجائے خود ڈاکٹریٹ کے مقالہ کا متقاضی ہے۔

حضور مسعود ملت اپنی کتاب ''فاضل بریلوی اور ترک موالات'' مطبوعہ ۱۹۷۰ء میں فاضل بریلوی پر جدید انداز سے کام کی افادیت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اپنے عہد کے جلیل القدر عالم تھے مگر علمی حلقوں میں اب تک صحیح تعارف نہ کروایا جاسکا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تو بڑی حد تک نابلد ہے چنانچہ ایک مجلس میں جہاں یہ راقم (حضور مسعود ملت) بھی موجود تھا ایک فاضل نے فرمایا کہ مولانا امام احمد رضا خان کے پیرو تو زیادہ جاہل ہیں گویا آپ جاہلوں کے پیشوا تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون......ضرورت ہے کہ ایک سچی، صحیح، مستند، محقق، مدلل، سوانح جدید سوانحی اور تحقیقی

اصولوں کے تحت لکھی جائے اور آپ کے علمی کارناموں کو زیادہ سے زیادہ منظر عام پر لایا جائے۔ اب تک جو سوانح سامنے آچکی ہیں وہ ناکافی ہیں اور جدید سوانحی معیار کے مطابق نہیں۔ سوانح میں اسلوب بیان ایسا حقیقت پسندانہ ہونا چاہیے کہ دوست دشمن سب دیکھیں، پڑھیں، غور کریں، دوست اپنی عقیدت ومحبت کو سنواریں اور دشمن آنکھوں سے پردے ہٹائیں، دلوں کی مہریں توڑیں اور پھر بے ساختہ کہہ اٹھیں۔

ساقی قدحے کہ ھست عالم ظلمات"

حضور مسعود ملت' مولانا یٰسین اختر مصباحی کی کتاب "امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں" مطبوعہ ۱۹۸۶ء کی تقدیم میں فروغ رضویات کی اہمیت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "اس میں شک نہیں امام احمد رضا آدم ساز بھی تھے اور انسان گر بھی ان کو ملت اسلامیہ کا نجات دہندہ کہنا بجا طور پر درست ہے، جب دلوں کو ویران کیا جارہا تھا، جب ملت کا شیرازہ منتشر کیا جا رہا تھا، امام احمد رضا دلوں کو آباد کر رہے تھے، ملت کی شیرازہ بندی کر رہے تھے، انھوں نے جوانان ملت کو ایک نیا ولولہ دیا، ایک نیا عزم دیا، ایک نیا حوصلہ دیا، ذہنی غلامی سے آزاد کر کے نئے جہاں کی خبر سنائی......
>
> زندہ باد اے احمد رضا"......

"فاضل بریلوی اور ترک موالات"

☆☆

حضور مسعود ملت کی یہ کتاب عالم اسلام کے مشہور ومعروف عالم دین عاشق رسول' امام احمد رضا خان بریلوی (م۔ ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کی سیاسی بصیرت پر ایک علمی مقالہ ہے جس کو ملک وبیرون ملک کے علماء ودانشور حضرات نے قدر کی نگاہ سے دیکھا، اس کی افادیت کا یہ عالم ہے کہ پاک وہند سے اس کے متعدد اڈیشن شائع ہو چکے ہیں، صرف پاکستان سے سات اڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔

"فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں"

☆☆

حضور مسعود ملت کی یہ کتاب فاضل بریلوی کی حرمین شریفین میں مقبولیت پر ایک تحقیقی مقالہ ہے جس نے پہلی بار دنیائے علم ودانش میں فاضل بریلوی کا موثر تعارف کرایا یہی وہ کتاب ہے جس نے مسلک اعلیٰ حضرت اور مشن اعلیٰ حضرت (فروغ عشق رسول ﷺ) میں جان ڈال دی۔ عقید تمندوں میں طاری جمود رفتہ رفتہ ختم ہوگیا۔ جگہ جگہ فاضل بریلوی پر کام کرنے کے لیے علمی ادارے قائم ہوئے۔ اس کتاب کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ اب تک اس کے دس اڈیشن شائع ہوچکے۔

"عاشق رسول (ﷺ)"

☆☆

حضور مسعود ملت کا یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں امام احمد رضا خاں

بریلوی قدس سرہ کے متعلق ادب وعشق کے حوالے سے ارباب علم ودانش کی آراء و تاثرات کو دلنشین انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔

”حیات فاضل بریلوی“

☆☆

یہ کتاب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے سوانحی خاکہ پر مشتمل ہے حضور مسعود ملت نے مذکورہ کتاب میں فاضل بریلوی کے حالات خدمات، افکار وعقائد کو تفصیل سے بیان کیا ہیں ساتھ ہی ساتھ نادر معلومات دلائل وشواہد کی روشنی میں تحریر کیے ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے بخوبی پتا چلتا ہے کہ حضور مسعود ملت کا فاضل بریلوی سے متعلق کس قدر وسیع مطالعہ تھا۔

”حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی“

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس میں نہایت جامعیت کے ساتھ امام احمد رضا فاضل بریلوی کے حالات زندگی، عقائد وافکار وغیرہ جدید تحقیقی معیار کے مطابق پیش کیے ہیں۔ ابتداء میں بہت سے فضلاء اور دانشوروں کے تاثرات بھی شامل ہیں جس نے کتاب کی اہمیت کو اور بڑھا دیا ہے، پاک وہند سے اس کتاب کے بیسیوں اڈیشن شائع ہو کر عام ہو چکے ہیں۔

”گناہ بے گناہی“

☆☆

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی پر ایک الزام تھا کہ تحریک خلافت

۱۹۱۹ء اور تحریک ترک موالات ۱۹۲۰ء کے زمانے میں انہوں نے انگریزوں سے ساز باز کی۔ حضور مسعود ملت نے اس کتاب میں تاریخی شواہد کی روشنی میں بتایا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی، انگریزی تہذیب وتمدن، انگریزی سیاست، انگریزی تعلیم، انگریزی افکار ونظریات، انگریزی عدالت وحکومت اور انگریزی بادشاہوں سے نفرت کرتے تھے اور یہ الزام ان پر سراسر بہتان ہے اس دعوے کی تائید میں حضور مسعود ملت نے دستاویزی شہادتیں بھی پیش کی ہیں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی ہو چکا ہے جس کے متعدد اڈیشن پاکستان اور افریقہ سے شائع ہو چکے ہیں۔

”حیات امام اہل سنت“

☆☆

یہ کتاب بھی امام احمد رضا فاضل بریلوی کے حالات اور علمی خدمات پر ایک تحقیقی مقالہ ہے جس کو سپریم کورٹ آف حکومت پاکستان کی شریعت بینچ کے جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کے ایک مقالے کے ساتھ واہ کینٹ سے شائع کیا گیا ہے۔ بعد میں ساہیوال (پاکستان) اور دیگر مقامات سے شائع ہوا۔

”دائرہ معارف امام احمد رضا“

☆☆

یہ کتاب دراصل امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ہمہ گیر شخصیت پر پندرہ جلدوں کا تفصیلی خاکہ ہے، جو عالمی جامعات وکلیات اور تحقیقی اداروں کے لیے مرتب کیا گیا اس میں امام احمد رضا محدث بریلوی کی غیر مطبوعہ تصانیف کے نادر عکس بھی شامل ہیں۔

”اُجالا“

☆☆

حضور مسعود ملت نے یہ مقالہ امام احمد رضا بریلوی کے حالات وافکار پر روشنی ڈالتے ہوئے قلم برداشتہ لکھا ہے مگر پھر بھی پچاس سے زیادہ کتابوں کے حوالے ہیں عوام وخواص میں مذکورہ کتاب بے حد مقبول ہوئی۔ مختلف مکتبہ جات سے کئی کئی ہزار کی تعداد میں شائع کی اور ہاتھوں ہاتھ لی گئی۔اس کا گجراتی ترجمہ (پاکستان) سے شائع ہوا ہے اور اس کا پشتو زبان میں ترجمہ کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر عبدالرشید، ہندی ترجمہ ادارہ افکار حق پورنیہ، بہار نے کیا ہے،اس کا انگریزی ترجمہ بھی کئی بار پاکستان، بھارت اور افریقہ سے شائع ہوا۔

”رہبر و رہنما“

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس کتاب کو بہت ہی نرالے انداز سے ترتیب دیا ہے ہر صفحہ پر فاضل بریلوی کی مختلف علوم وفنون میں تصنیف کردہ کتابوں کا عکس سرورق پیش کیا ہے اور نہایت تحقیق سے اعلیٰ حضرت کا اجمالی تعارف پیش کیا ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے اعلیٰ حضرت کی عبقریت وہمہ گیریت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ حضور مسعود ملت کا فاضل بریلوی سے متعلق وسیع مطالعہ کا اندازہ ہوتا ہے ،اردو انگریزی میں پاک وہند اور افریقہ سے کئی اڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

”تنقیدات وتعاقبات امام احمد رضا“

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس کتاب میں محدث بریلوی کے نادر ونایاب عربی

وفارسی اشعار کی روشنی میں ان کے سیاسی مسلک کا تحقیقی جائزہ لیا ہے اور دلائل وشواہد کی روشنی میں ان کے عہد کے سیاسی ماحول کا بھی تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب تاریخ تحریک آزادی ہند میں قابل قدر اضافہ ہے۔

”آئینہ رضویات“ (اول، دوم، سوم)

☆☆

یہ کتاب دراصل امام احمد رضا پر لکھی جانے والی کتابوں پر حضور مسعود ملت کے مطبوعہ مقدمات کا نادر مجموعہ ہے جسے صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) نے بڑی مرتب کیا ہے۔ یہ مقدمات بجائے خود تحقیقی مقالات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

”غریبوں کے غمخوار“

☆☆

اس کتابچے میں حضور مسعود ملت نے امام احمد رضا کے وصیت نامہ کے چند مندرجہ جات کو اپنا محو فکر بنایا ہے، مخالفین ومعاندین جس کا مذاق اُڑایا کرتے ہیں ۔حضور اکرم ﷺ کی غریب پروری کی روشنی میں اعلیٰ حضرت کی غریب پروری کو بڑے موثر انداز میں بیان کیا ہے اور غریبوں سے متعلق اپنے ذاتی مشاہدات وتجربات بھی بیان کیے ہیں۔

”امام احمد رضا اور عالمی جامعات“

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس کتاب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی عبقریت وہمہ گیریت کو واضح کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت پر پاکستان، بھارت، امریکہ، افریقہ

،انگلستان ،ہالینڈ،سعودی عرب ،مصر،افغانستان وغیرہ ممالک کی یونیورسٹیوں کے پروفیسر،ڈاکٹر ،ریسرچ اسکالرز کی تحقیقات کا شماریاتی جائزہ پیش کیا ہے۔ جس کے ثانی اڈیشن میں حضور مسعود ملت کی خواہش پر برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے گرانقدر اضافات بھی کیے ہیں۔ ان تفصیلات کو پڑھنے کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی عبقرت اور ہمہ جہت شخصیت دن کے اجالے کی طرح روشن ہوجاتی ہے مذکورہ کتاب کے مختلف اڈیشن پاک وہند سے شائع ہوئے۔

''محدث بریلوی''

☆☆

یہ کتاب حضور مسعود ملت کی ایک اہم تصنیف ہے۔ جسے ۱۹۸۶ء میں مکمل کیا تھا اس کا عربی ترجمہ ''الشیخ احمد رضا خان البریلوی'' کے نام سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کتاب نے ازہر یونیورسٹی (قاہرہ) میں ایک انقلاب برپا کیا۔ اختصار و جامعیت اس کتاب کا طرہ امتیاز ہے۔

''خلفائے اعلیٰ حضرت''

☆☆

حضور مسعود ملت نے مذکورہ کتاب میں اعلیٰ حضرت بریلوی کے اجل خلفاء کا تذکرہ کیا ہے۔ انداز سوانحی ہے جس میں انہوں نے مختصر انداز میں خلفائے اعلیٰ حضرت کا جامع تعارف پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے قارئین کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ جب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے خلفاء کا مقام و مرتبہ یہ ہے تو پھر ان کے مرشد و آقا کا مقام کیا ہوگا!۔

''اکرام امام احمد رضا''

☆☆

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے خلیفہ مفتی محمد برہان الحق جبل پوری نے فاضل بریلوی سے متعلق اپنی یادداشتیں قلمبند کر کے حضور مسعود ملت کو بھیجی تھیں جن کو جدید انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں امام احمد رضا بریلوی کی نادر نگارشات کے عکس بھی شامل کیے گئے ہیں۔

''امام احمد رضا اور عالم اسلام''

☆☆

امام احمد رضا بریلوی نے مکہ معظمہ میں تین کتابیں عربی میں تصنیف فرمائیں ان کتابوں پر علماء عرب نے اظہار خیال کیا تھا جس کا اصل فائل بریلی سے حضور مسعود ملت کو موصول ہوا، اس فائل سے اصل تقاریظ کے تقریباً ۲۷ رعکس لے کر اردو ترجمہ (تلخیص) امام احمد رضا بریلوی کے حالات زندگی کیساتھ مرتب کیے گئے ہیں۔

''سیرت اعلیٰ حضرت''

☆☆

مولانا حسن رضا خان بریلوی کے صاحبزادے مولانا حسنین رضا خان بریلوی نے امام احمد رضا بریلوی کے حالات سے متعلق اپنی یادداشتیں محفوظ کی تھیں حضور مسعود ملت کی نگرانی میں ان یادداشتوں کو سید محمد مظہر قیوم نے ''یادگار حسنین'' کے نام سے ۱۹۸۴ء میں مرتب کیا۔

”گویا دبستان کھل گیا“

☆☆

اس کتاب میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا اجمالی تعارف ”حیات امام احمد رضا ماہ وسال کے آئینے میں“ کے عنوان سے کرایا گیا ہے اور کتاب میں علماء ومشائخ، شیخ الجامعات اور وائس چانسلر، چیئرمین، ڈائریکٹر، پروفیسر، جج، وکلا، وزراء، اور ادیب ودانشوروں کے تاثرات وخیالات کو جمع کیا گیا ہے جس سے امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت کا پتا چلتا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

”ارمغانِ رضا“

☆☆

یہ کتاب حضور مسعود ملت نے اعلیٰ حضرت کے نعتیہ شعری مجموعہ ”حدائق بخشش“ سے فارسی کلام کا انتخاب کر کے مرتب کی ہے۔

کتاب کا ابتدائیہ فارسی زبان میں لکھا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ہمدرد یونیورسٹی کراچی کے پروفیسر ڈاکٹر خضر نوشاہی اور ڈاکٹر انعام الحق کوثر کے تاثرات پیش کیے ہیں جس سے اہل علم کی نظر میں کلام کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔ یہ کتاب افغانستان کے علماء ومشائخ اور دانشوروں نے بہت پسند کی۔

”موجِ خیال“

☆☆

حضور مسعود ملت کی ایک کتاب ”موجِ خیال“ کے نام سے ہے جو مختلف

مضامین کا مجموعہ ہے کتاب کیا ہے بلکہ وہ مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ آپ نے مختلف عنوانات سے انسان کے عمل وکردار کی خانہ تلاشی کی ہے جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انسان کو کیا کیا کرنا چاہیے اور آج کا انسان کیا کیا کر رہا ہے۔ ہر انسان اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اسی فطرت پر انسان کو گامزن رہنا چاہیے لیکن انسان ایسا نہیں کرتا بلکہ انسان اسلامی اصول وضابطے کا باغی ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان عروج وارتقاء کی منزل طے کرنے کے بجائے قعر مذلت میں بھٹکتا رہتا ہے۔ حضور مسعود ملت نے ایک دینی مفکر ہونے کی حیثیت سے اصلاح قوم اور اصلاح معاشرہ کی بڑی مستحسن کوشش کی ہیں۔ اس سے بعض اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں...... فرض شریعت اور فرض محبت کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

> ”ایک فرض شریعت ہے ایک فرض محبت۔ روزہ فرض ہے اس لیے رکھ رہے ہیں۔ نماز فرض کر دی گئی اس لیے پڑھ رہے ہیں۔ جہاد فرض کر دیا گیا اس لیے لڑ رہے ہیں۔ زکوۃ فرض کر دی گئی، اس لیے دے رہے ہیں۔ حج فرض کر دیا گیا، اس لیے ادا کر رہے ہیں مگر روزہ رکھنے، نماز پڑھنے، جہاد کرنے، زکوۃ دینے اور حج کرنے میں محبت کی بو نہیں آرہی ہے۔ اسلام سراسر محبت ہے، یہاں محبت کے علاوہ کسی کی پوچھ نہیں، خوب سمجھ لو کہ فرض شریعت ہی فرض محبت ہے، محبت کی نگاہ سے اور محبت ہی کی نگاہ سے عمل کرو۔ عبادت کو ملازمت نہ سمجھو، عبادت کو تجارت نہ بناؤ“

عبادت محبت ہے محبت کو رسوا نہ کرو۔

لوگ سنت کو محض سنت سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں، داڑھی ایک اہم اور ایک عظیم سنت ہے ایسی سنت اور ایک ایسی نیکی جس کا فیض ہر وقت جاری وساری ہے۔ نماز کا ایک وقت ہے، روزے کا ایک مہینہ ہے، حج کا ایک زمانہ ہے، زکوۃ کی ایک شرط ہے لیکن جس کا کوئی وقت، جس کا کوئی زمانہ نہیں اور جس کے لیے کوئی شرط نہیں۔ داڑھی وہ سنت ہے اس سنت کا فیض ہر وقت جاری ہے کہ ہر آن باقی ہے اللہ اللہ یہ کیسی عظیم نیکی ہے لیکن ہم نے اس طرح چھوڑ دیا جیسے یہ کچھ ہے ہی نہیں۔ ایک دوست سے جب عرض کیا گیا فرمایا' سنت ہی تو ہے اے دوست تو نے یہ کہہ کر محبت کا ایسا مذاق اُڑایا ہے، کسی عاشق کو نہ دیکھا کہ اس نے اپنے محبوب کی بات کو ہلکا سمجھا ہو، محبت تو محبوب کی اک اک ادا پر مر مٹنے کا نام ہے ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کے حلیہ مبارک کا پورا علم ہے اور یہ وہ علم ہے جو دنیا کے کسی مذہب کو اپنے پیشوا کے بارے میں حاصل نہیں۔ اب کیا یہ ضروری ہے کہ ایک ایک بات کے لیے حکم کا انتظار کریں اور پھر حکم کی نوعیت پر محبت کریں، محبت کہتی ہے "اے عاشقو! اس کے رنگ میں رنگ جاؤ یہ فرض محبت ہے" ہاں انتظار نہ کرو کہ محبت انتظار نہیں کرتی وہ کر گزرتی ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق"

(موج خیال، ص:۱۷۶)

معقولیت کے عنوان سے لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ڈرائنگ روم سجا ہے، گویا نمائش لگی ہے، ہزاروں کے قالین بچھے ہیں سیکڑوں کے صوفے رکھے ہیں اور بیسیوں کے جوتے قالینوں کو پامال کر رہے ہیں اور صوفوں پر بیٹھے ہیں۔ سبحانہ اللہ! کیا بیٹھنے کو زمین کافی نہ تھی اور چلنے کو پیر کافی نہ تھے جو جوتوں کی ضرورت پیش آئی...... خدارا بتاؤ کہ فرش کو جوتوں سے روندنے میں کیا معقولیت ہے۔ تم معقولیت سے نا معقولیت کی طرف آئے اور تمہیں احساس تک نہ ہوا، ماضی کی طرف لوٹو اور ذرا دیکھو تمہارے بزرگ کیا کرتے تھے، یہ رجعت پسندی نہیں' یہ عقل پرستی ہے۔ چاندنیاں بچھی ہیں اور قالین سجے ہیں، یہ رجعت پسندی نہیں، یہ عقل پرستی ہے۔ چاندنیاں بچھی ہیں اور قالین سجے ہیں، گاؤ تکیئے لگے ہیں جوتیاں ایک طرف رکھی ہیں، سب ادب سے بیٹھے ہیں، جیسے انسان بیٹھے ہیں، مساوات کا سماں ہے، سب برابر بیٹھے ہیں، سب ساتھ ساتھ بیٹھے ہیں۔ یہ ہیں کہ کرسی صدارت اس کے لیے، کرسیاں تمہارے لیے کچھ زمین پر بیٹھے ہیں اور کچھ کھڑے ہیں ...... ایک زمین پر سب تماشا ہو رہا ہے۔ لیکن کوئی کہنے والا نہیں کہ نوع انسانی پر یہ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ آدم خاکی کیوں ذلیل و رسوا کیا جا رہا ہے۔ اللہ اللہ جو

معقول تھے وہ نامعقول کہلائے جانے لگے۔اے جوانو اور ملت مسلمہ کی بہارو! تم کو کیا ہو گیا کہ مغلوب خزاں ہو گئے، اُٹھو اور ایک نعرہ مستانہ سے سوئی سوئی بہاروں کو جگا دو"۔(موج خیال)

"شاہ محمد غوث گوالیاری"

☆☆

یہ کتاب خاندان غوثیہ کے چشم و چراغ عہد اکبری کے مشہور صوفی حضرت شاہ محمد شاہ محمد غوث گوالیاری (م-۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء) کے حالات وسیرت پر مشتمل ہے۔موصوف کی شخصیت پر یہ پہلی محققانہ تصنیف ہے جس کو ملک و بیرون ملک کے علماء وصوفیہ، قلم کار و دانشور حضرات نے بے حد پسند فرمایا اور حضور مسعود ملت کو بے شمار تہنیت نامے آئے۔

"تذکرہ مظہر مسعود"

☆☆

یہ کتاب دہلی کے مشہور معروف عالم اور صوفی حضرت فقیہ الہند محمد مسعود شاہ محدث دہلوی (م-۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء) اور اپنے وقت کے مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی کے حالات اور علمی خدمات پر مبنی ہے۔

"حیات مظہری"

☆☆

یہ کتاب حضور مسعود ملت کے والد ماجد، اپنے وقت کے مفتی اعظم حضرت

شاہ مظہر اللہ علیہ الرحمۃ کی نہایت جامع و مختصر سوانح پر مشتمل ہے۔جس میں ولادت سے وصال تک کے حالات و واقعات کو خوبصورت انداز میں قلمبند کیا ہے۔

"شاعر محبت"

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس کتاب میں صوبہ سندھ کے مشہور صوفی شاعر حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے سندھی کلام کے اردو ترجمے کی روشنی میں ان کے عارفانہ کلام اور افکار و خیالات کا جائزہ لیا ہے۔اہل سندھ اس کتاب کو عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

"عاشق رسول مولانا عبدالقدیر بدایونی"

☆☆

یہ کتاب مولانا عبدالقدیر بدایونی کی سوانح پر مشتمل ہے حضور مسعود ملت نے اس میں بہت سی نادر باتیں پیش کی ہیں۔خوبی کی بات یہ ہے کہ جو کچھ بھی انہوں نے مذکورہ کتاب میں تحریر کیا ہے وہ سب حوالہ جات سے مستند ہے۔یہ پہلی کتاب ہے جو ان کے حالات زندگی اور علمی کارنامے پر مشتمل ہے۔

"تحریک آزادی ہند اور السواد اعظم"

☆☆

حضور مسعود ملت نے اس کتاب میں مراد آباد کے ماہنامہ "السواد اعظم" کی روشنی میں پاک و ہند کے علمائے اہل سنت و جماعت بالخصوص مولانا محمد نعیم الدین

مرادآبادی اور مولانا مفتی محمد عمر نعیمی کی سیاسی بصیرت کا تحقیقی جائزہ لیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ تقسیم ہند کی مفصل تجویز ۱۹۲۵ء میں پیش کی جا چکی تھی۔ فضلاء و دانشوروں کے تاثرات بھی ہیں، امام احمد رضا بریلوی اور ان کے والد مولانا محمد نقی علی خان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نادر نگارشات کے پچاس عکس بھی ہیں اس کے بعد حالات زندگی اور افکار و عقائد وغیرہ پھر ماخذ و مراجع کی ایک طویل فہرست ہے۔

”نور و نار“

☆☆

اس میں حضور ﷺ کے محامد و فضائل کے ساتھ کتاب ”تقویت الایمان“ کی بعض عبارات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا ہے اور آیات و احادیث کی روشنی میں ان پر تنقید کی ہے یہ تنقید جارحانہ نہیں بلکہ محققانہ ہے جس کے مطالعہ سے دلوں میں حق و صداقت کی عظمت جاگزیں ہوتی اور حضور ﷺ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

”کل کے معمار“

☆☆

یہ کتاب حضور مسعود ملت کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے سارے مضامین اصلاحی ہیں۔ حالات حاضر کو پیش نظر رکھ کر حضور مسعود ملت نے برجستہ اور چست جملوں کا استعمال کر کے معاشرہ کو سدھارنے کی کوشش کی ہے جیسا کہ اکبر الہ آبادی نے طنزیہ شاعری پیش کر کے قوم و ملت کی اصلاح کرنا چاہی تھی بعینہ وہی روش ہے صرف نظم و نثر کا فرق ہے۔

”قیامت“

☆☆

حضور مسعود ملت نے مذکورہ کتاب میں قیامت سے متعلق قرآن کریم کی جملہ آیات کو ترتیب سے مرتب اور اس کے متعلق احادیث شریفہ سے پیشن گوئیاں بھی کی ہیں ”قیامت“ نام کی متعدد کتابیں آج مارکیٹ میں دستیاب ہیں لیکن جو طرز بیان اور اسلوب جدید، قوت استدلال، معنی کی ادائگی، الفاظ کی بندش اس کتاب میں ہے کہیں دیکھنے کو نہیں ملی۔ مطالعہ کتاب سے حضرت مصنف کے قلبی درد کا پتہ چلتا ہے کتاب پڑھ کر قیامت کا نقشہ سامنے آجاتا ہے اور گناہوں سے توبہ کے لیے انسان مستعد ہو جاتا ہے۔

”دو قومی نظریہ اور پاکستان“

☆☆

اس کتاب میں حضور مسعود ملت کی سیاسی سوجھ بوجھ کا رنگ جھلکتا ہے، جس میں ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک کے حالات کا جائزہ لیا ہے اور تقسیم ہند کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ:

> ”دو قومی نظریہ کے نفاذ کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مسلمانوں کے بارے میں ہندوؤں کے خیالات اچھے نہ تھے اور ان کا عمل بھی صحیح نہ تھا جس سے مستقبل کے خطرات پیدا ہونا شروع ہو گئے تھے“۔

”نئی نئی باتیں“

☆☆

اس کتاب میں حضور مسعود ملت نے باطل فرقہ کے مزعومہ عقیدے پر مدلل گفتگو کی ہے۔ جیسا کہ ان کے متبعین بات بات پر کہتے ہیں کہ ”یہ بدعت وہ بدعت اور بدعت کا ارتکاب کرنا گناہِ عظیم ہے۔“ حضور مسعود ملت رقم طراز ہیں:

> ”لفظ بدعت کی جتنی صورتیں ہیں اس میں ندرت، نیاپن، تخلیق، تجدید کا عنصر پایا جاتا ہے یہ ایسا لفظ نہیں جس سے نفرت کی جائے ......لفظ بدعت کے بارے میں عرض کرنا ہے جیسا کہ عرض کیا گیا ہے اس کے معنیٰ ہیں سب سے پہلے کوئی کام کرنا سب سے پہلے متعارف کرانا، ایجاد کرنا، تخلیق کرنا، کوئی چیز نکالنا، قرآن حکیم میں بھی یہ لفظ انہی معنی میں آیا ہے“۔
>
> (نئی نئی باتیں، ص: ۱۰)

تفہیم کا یہی حسین انداز پوری کتاب میں موجود ہے جو عوام وخواص کے لیے یکساں مفید ہے۔

”عورت اور پردہ“

☆☆

حضور مسعود ملت نے ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام نے عورت کو عورت کا مقام عطا کیا ہے ساتھ ہی ساتھ عورت اور مرد کے باہمی رشتے کو مختلف دانشوروں کے قول سے مبرھن کرنے کی کوشش کی ہے، کتاب کے آخر میں پردے کی احادیث

بیان کرتے ہوئے احادیث کریمہ بھی نقل کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

”قبلہ“

☆☆

مسجد نبوی شریف میں مواجہہ شریف میں اگر کوئی زائر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اس کا رخ قبلہ کی طرف موڑ دیا جاتا ہے اور حضور ﷺ کے چہرے مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگنے نہیں دیتے بلکہ آپ کی طرف زائر کی پیٹھ کر دیتے ہیں۔ یہ افسوس ناک بات اس کتاب کا اصل محرک ہے۔

اس کتاب میں حضور مسعود ملت نے قبلہ کے معنی اور اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے ساتھ ہی قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا راز، اطاعت رسول اکرم ﷺ بتایا ہے۔ اس کا عربی اور انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

”حیات حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعودؒ“

☆☆

یہ کتاب حضور مسعود ملت کے پر دادا شاہ محمد مسعود علیہ الرحمۃ کی حیات وخدمات پر مشتمل ہے حضور مسعود ملت نے اس میں بہت سی ایسی نادر باتیں جمع کر دی ہیں جو اس سے پہلے لوگوں کی نظر سے اوجھل تھیں۔ کتاب معلومات کا خزانہ ہے۔

”دائمی تقدیم“

☆☆

یہ کتاب کراچی کے اوقات نماز سے متعلق ہے جو مولانا محمد منظور احمد

(م ۱۹۳۹ء) ابن مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ کی تالیف ہے جس کو نئے انداز سے حضور مسعود ملت نے مرتب کر کے شائع کیا ہے اور مؤلف کے سبق آموز حالات کا اضافہ کر کے اس کو اور مفید بنا دیا ہے۔

"مظہر الاخلاق"

☆☆

یہ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ کی تصنیف ہے جس میں اخلاقی فضائل و رزائل بیان کیے گئے ہیں جسے حضور مسعود ملت نے ازسرِ نو مرتب کر کے اس میں حضرت مصنف کے حالات بھی شامل کر دیے ہیں۔ اس کتاب کے کراچی اور لاہور سے متعدد اڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

"ارکان دین"

☆☆

یہ کتاب نماز، روزہ، حج اور قربانی سے متعلق ضروری مسائل پر مشتمل ہے جس کو حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نے تصنیف کیا ہے اور حضور مسعود ملت نے اس کتاب کو نئے سرے سے مرتب کر کے مفید اضافے کیے ہیں جس کے سبب یہ کتاب پہلے سے اور زیادہ مفید ہو گئی ہے۔

"مکاتیب مظہری"

☆☆

یہ کتاب مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ کے سات سو سے زیادہ مکتوبات کا نادر

مجموعہ ہے جس میں مکتوبات کے بہت سے عکس بھی شامل کیے گئے ہیں۔ حضور مسعود ملت نے اس میں قابل قدر اضافے کیے ہیں جس میں بہت سے نوادرات کے عکس بھی ہیں۔

"مواعظ مظہری"

☆☆

یہ کتاب حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ کے مواعظ کا قابل قدر مجموعہ ہے جس کو بڑی محنت اور کاوش سے جدید انداز میں حضور مسعود ملت نے مرتب کیا ہے اور بہت سے مفید اضافے کیے گئے ہیں جس نے کتاب کو ہر خاص و عام کے لیے مفید بنا دیا ہے۔

"فتاویٰ مظہری"

☆☆

یہ کتاب دراصل حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ کے ۳۰۰ رعلمی و فقہی فتووں کا مجموعہ ہے۔ حضور مسعود ملت نے اس میں حضرت مفتی صاحب کے حالات زندگی کے ساتھ ساتھ ایک مبسوط مقدمہ بھی لکھا ہے جس سے یہ مجموعہ فتاوٰی نہایت مفید و ممتاز ہو گیا ہے۔

"مظہر العقائد"

☆☆

یہ عقائد اہل سنت و جماعت سے متعلق حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ

کا جامع رسالہ ہے جس کو حضور مسعود ملت نے جدید اضافے کے ساتھ ازسرنو مرتب کر کے اور زیادہ موثر بنا دیا ہے۔

''فتاوی مسعودی''

☆☆

یہ کتاب فقیہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود دہلوی (م۔۱۳۰۹ھ/ ۱۸۹۲ء) کے دو سو سے زیادہ محققانہ اور فاضلانہ فتووں کا نادر مجموعہ ہے جس کو حضور مسعود ملت نے چار سال کی عرق ریزی کے بعد مرتب کیا اور اس میں بہت سے مفید اضافے کیے نیز بہت سے نادر عکس اور قلموں سے اس کو آراستہ کیا ہے۔ اس کی افادیت کا اس سے ہی اندزہ کیا جاسکتا ہے کہ عرصہ سے یہ نایاب ہے۔

''شجرۂ طیبہ''

☆☆

یہ حضور مسعود ملت کے خاندان طریقت کے شجروں کا مجموعہ ہے اس میں شجروں کے علاوہ قلب انسانی کی صفائی کا طریقہ، اصطلاحات تصوف، اذکار و اعمال وغیرہ کے متعلق کچھ تفصیلات بھی درج ہیں۔ پچھلے تیس چالیس برسوں میں پاک و ہند سے اس کے متعدد اڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ حضور مسعود ملت نے اس کو ازسرنو مرتب کیا ہے اور اس میں برادران طریقت کے لیے مفید ہدایات کا اضافہ کر کے طالبین طریقت کے لیے اور مفید بنا دیا ہے۔

''اسلام دوراہے پر''

☆☆

حضور مسعود ملت نے اپنے سفر نگارش کا آغاز ۱۹۵۲ء میں اسلام کی

تعلیمات پر مبنی ایک انگریزی کتاب 'Islam At The Cross Road' کے ترجمے سے کیا تھا جس کا عنوان ''اسلام دوراہے پر'' تھا اسے لیوپولڈ اسد نے تحریر کیا تھا حضور مسعود ملت نے اس کا جزوی ترجمہ کیا جو الہ آباد سے شائع ہونے والے ماہنامہ ''پاسبان'' میں شائع ہوا تھا۔

''حیدرآباد کی معاشی تاریخ''

☆☆

یہ سندھ یونیورسٹی کے سابق رجسٹرار محمد حسین ترک کی انگریزی تالیف

"The Economic History of Hyderabad"

کا اردو ترجمہ ہے، اس کتاب میں دور قدیم سے لے کر ۱۹۵۸ء تک کے حیدرآباد (سندھ) کے معاشی و اقتصادی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

''تمدن ہند پر اسلامی اثرات''

☆☆

"The Influence of Islam on India Culture"

کا اردو ترجمہ ہے اس کتاب میں مولف نے سرزمین پاک و ہند میں پہلی صدی ہجری سے تیرھویں صدی ہجری تک آنے والے مسلمان صوفیہ، علماء فاتحین اور تاجروں کے ہندوستانی تمدن پر اثرات کا محققانہ جائزہ پیش کیا ہے حضور مسعود ملت نے ترجمہ کر کے اس پر مبسوط مقدمہ کا اضافہ کیا ہے۔

''حبیب بینک پاکستان کی ڈائری''

☆☆

حضور مسعود ملت نے کسی بھی موقع پر دینی و علمی خدمات انجام دینے میں کوئی کسر باقی

نہیں رکھی جب اور جہاں کہیں بھی انہیں موقع میسر آیا ہے تو انہوں نے دین کی باتیں عام سے عام تر کرنے کوشش کی۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی حبیب بینک (پاکستان) کی سالانہ ڈائری ہے۔ بینک منیجر نے ۱۹۸۸ء میں سالانہ ڈائری شائع کرنے کا پروگرام بنایا اور اس کو ''اہل اللہ'' سے مخصوص کیا۔ اور حضور مسعود ملت سے معروف اہل اللہ کے حالات لکھوا کر اردو، انگریزی میں شامل کیے۔ اس ڈائری میں ''اللہ کے دوست'' کے عنوان سے حضور مسعود ملت کا پیش لفظ بھی شامل ہے۔ یہ ڈائری دو لاکھ کی تعداد میں چھپ کر پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں......

> ''اللہ کے دوستوں کو نہ ماضی کا غم ہے اور نہ مستقبل کا اندیشہ۔ ان کے دل میں چین ہی چین ہے سکون ہی سکون ہے اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی۔ دنیا میں بھی سرخرو اور آخرت میں بھی سرفراز۔ ان کے نورانی چہروں کو دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے۔ ان کی زندگی جیتا جاگتا قرآن ہے ان کی سیرتوں کو پڑھ کر قرآن کی عظمت کا احساس ہوتا ہے۔
>
> وہ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کے پاسدار ہیں۔ وہ محبت جو دونوں عالم سے بے نیاز کر دیا کرتی ہے۔ وہ محبت اللہ اور رسول ﷺ کی مطلوب ہے۔ وہ محبت قرآن کا مقصد ہے۔ وہ محبت جو ماں باپ، بہن بھائی، اولاد و اقارب، دوست و تجارت اور مکانات و محلات کی چاہت سے بڑھ چڑھ کر ہے۔
>
> اللہ کے دوست اپنی ساری توانائیاں اللہ اور رسول ﷺ کے

> لیے صرف کرتے ہیں اور ہم ساری توانائیاں اپنے نفس کی خوشیوں کے لیے دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں دنیا ہاتھ نہیں آتی۔ انکے پیچھے دنیا بھاگتی ہے وہ دنیا کے ہاتھ نہیں آتے۔ ان کے دلوں میں کھوٹ نہیں، صاف ستھرے سینے لیے بیٹھے ہیں۔ ان کے ہاں حرف ''محبت'' کے علاوہ کوئی بات سنی نہیں جاتی، وہ مر کے بھی زندہ رہتے ہیں اور ہم زندہ ہو کر بھی ایسے ہیں جیسے بے جان ہوں۔ جسم، دماغ اور روح اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ جسم کی تربیت والدین کرتے ہیں، دماغ کی تربیت استاد کرتے ہیں، اور روح کی تربیت اللہ کے دوست کرتے ہیں۔۔۔ آیئے پھر ان کی محبت سے دلوں کو آباد کریں۔۔۔''

یہ پیش لفظ ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی کے مقالہ ڈاکٹریٹ کے صفحہ ۴۱۰ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

پیش نظر رسالے میں صرف انہی کتب کے جائزہ پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ حضور مسعود ملت کی ڈیڑھ سو سے زیادہ تصنیفات و تالیفات پوری دنیا میں پھیل چکی ہیں جو مختلف اداروں اور یونیورسٹیوں میں محفوظ ہیں مثلاً لائبریری آف کانگریس واشنگٹن، امریکہ۔ برٹش میوزیم، لندن۔ انڈیا آفس لائبریری، لندن۔ جامعہ ازہر، قاہرہ۔ جامعہ عین الشمس، قاہرہ۔ خدا بخش لائبریری، پٹنہ۔ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی لائبریری، کراچی۔ ڈاکٹر اوشا سانیال نے کولمبیا یونیورسٹی، امریکہ سے امام احمد رضا بریلوی پر کام کیا ہے وہ پاکستان سے حضور مسعود ملت کی بہت سی تصانیف لے گئی تھیں

جوانہوں نے کولمبو یونیورسٹی میں رکھوادی ہیں۔ایران اور افغانستان میں برابر عربی، فارسی، انگریزی اور اردو کتابیں بھیجا رہی ہیں الغرض حضور مسعود ملت کی کتابیں دنیا کے ہر گوشے میں پھیلی ہوئی ہیں۔

پیش کردہ تفصیلات اور دینی اور علمی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ حضور مسعود ملت نور اللہ مرقدہٗ ایک بے باک دینی فکر کے مالک تھے، ان کے ہاں مصلحت اندیشی نہیں حق گوئی اور انصاف پسندی ہے۔ان کی ہر تحریر سے دینی فکر اور دانائی وحکمت کی روشنی جھلکتی ہے اور جو بین الاقوامی سیریز کے رسائل کا علمی سلسلہ شروع کیا اس کے مختلف زبانوں میں تراجم ہو کر پوری دنیا میں پھیل گئے ہیں جس کے اثرات نظر آرہے ہیں غالباً دین ومسلک کی ان ہی خدمات کو دیکھ کر بعض مشائخ نے آپ کو "مجدد" کہا ہے مگر خود آپ نے کوئی دعوٰی نہیں کیا بلکہ آپ تو خود کو اللہ تعالیٰ کا گنہ گار بندہ، علماء ومشائخ اہل سنت وجماعت کا خادم کہتے اور سمجھتے اور دین ومسلک کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے ہوئے شب وروز اس دینی وعلمی خدمت میں رضائے الٰہی کے لیے مصروف رہے اور اسی میں جان، جان آفرین کے سپرد کردی ......اللہ تعالیٰ ان کی عالمگیر دینی وعلمی خدمات کو قبول فرمائے، ان کے درجات کو دونوں جہانوں میں بلند فرمائے اور وہ کام جو مرشد کریم حضور مسعود ملت نے شروع کیا تھا آج کے دور میں حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد مدظلہ العالی کو احسن انداز میں جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن کی تعلیمات کو اپنانے اور خوب عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)......

آخر میں مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے تقدیم تحریر فرمائی اور برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری صاحب کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے نہ صرف مقالہ پر نظر ثانی فرمائی بلکہ حسن ترتیب سے بھی نوازا' اللہ کریم انہیں دین ودنیا کی برکتیں عطا فرمائے اور ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے۔

(آمین)

☆☆☆

ماشاءاللہ

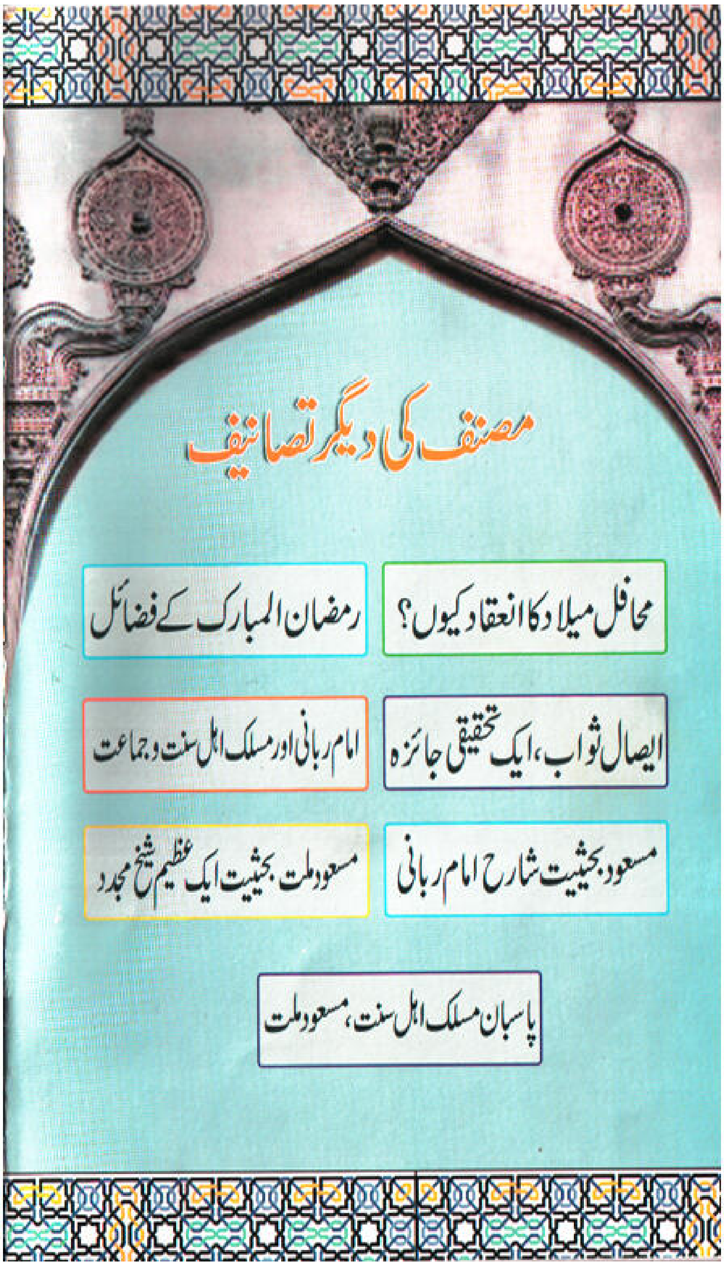

مصنف کی دیگر نگارشات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محافل میلاد کا انعقاد کیوں؟

☆

امام ربانی اور مسلک اہل سنت و جماعت

☆

حضرت مسعود ملت بحیثیت شارح امام ربانی

☆

حضرت مسعود ملت بحیثیت ایک عظیم شیخ طریقت

☆

پاسبان مسلک اہل سنت، مسعود ملت

☆

رمضان المبارک کے فضائل

☆

ایصال ثواب ایک تحقیقی جائزہ